دہلی اردو اخبار

جلد 4　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　نمبر 247

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس سالانہ

14 رنومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے۔جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومتہ الذیل بھیج کر منگا لیں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ آئندہ میں تمام وکمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

روہیل کھنڈ کی قسمت کے ایکٹنگ کمشنر نے جو جے میر صاحب کے علیل ہونے کے سبب اے ایچ کاکس صاحب کو مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر کیا تھا سو تا صدورِ حکم ثانی منظور ہوا۔ڈی بی موریسن صاحب قسمت بنارس کے کمشنر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا جیمس میر لی صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے کیپ اُف گڈ ہوپ یا نیو ساؤتھ ویلز کو جانے کے لیے دو برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصتِ مذکور جس تاریخ کو کہ صاحب موصوف نے مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام تفویض کیا اُسی دن سے محسوب ہوگی۔مولوی خادم حسین خان کانپور کے صدر امین کو اپنے ہی کام کے لیے ایامِ دسہرہ کی تعطیل کے علاوہ تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔محمد متقی کانپور کی دوسری قسمت کا منصف تعطیل مذکور کے بعد صدر امین مذکور کا کام کرے گا۔کالن مکنزی صاحب بُندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج کو اوّل کلکتہ اور کلکتہ سے بمبئی جانے کے لیے تاکہ جس واسطے اُس نے رخصت طلب کی ہے اُس کی تیاری کرے ماہِ آئندہ کی پندرھویں تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی آر جے ٹیلر صاحب مرزاپور کے جج کو جو رخصت کہ ماہِ تمبر کی (کذا) تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو بجائے ماہ تمبر کی پہلی تاریخ کے ماہِ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی سو بجائے ماہ تمبر کی پہلی تاریخ کے ماہِ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی۔

کتب　　　　　　(کذا)　　　　　　زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں (کذا) کی ہوئیں ہیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت (کذا) درست کی گئیں

(کذا) صاحب کے (کذا) واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں۔

اصول دھرم شاستر	3روپے	4روپے
ایضا ایضا آئین	3روپے	4روپے

[ص1 کالم2]

اردو ترجمہ سراجی کا (کذا) محمد کا کیا ہوا	3 روپے	4روپے
(کذا)وڈ صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ کا گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع اُن قوانین دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

کابل

راہیں کابل کی اب تک مسدود ہیں اور بالفعل کھلنے کی کچھ توقع نہیں ہے ڈاکیں جو کہ ہندوستان سے گئی ہیں سب مقام گندمک میں پڑی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اُس لڑائی میں جس میں کہ 22 تاریخ کو جنرل سیل صاحب اور اور کئی افسر انگریزی زخمی ہوئے دشمنوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے بعد ازاں دشمنوں نے ایک اور چھاپہ مارا لیکن سپاہِ انگریزی نے از بس شجاعت انھیں مار ہٹایا اُس کے بعد دشمنوں نے ایک شب خون اور بھی مارا جس میں کہ اونٹ اور گھوڑے اور بہت سا اسباب دشمنوں کے ہاتھ۔لگا واضح ہو کہ یہ لڑائی قریب مقام تزین کے واقع ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ارادہ شب خون کا مقام گندمک پر بھی رکھتے ہیں ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان لڑائیوں میں کون کون شامل تھے لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل مون ہتھہ صاحب سالارِ سپاہ تھے ایک اور اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مہم غلزیوں کا اب ختم ہونے کو ہے اور یہ امید کیا جاتا ہے کہ خط کتابت اور آمد و رفت کابل کی عنقریب پھر جاری ہو جاوے۔

ایک اور چھٹی سے ظاہر ہو کہ جنگِ درہ ترین میں انسائن لیگ رجمنٹ 13 ملکہ کے اور تین انگریز اور مارے گئے اور آٹھ دس آدمی اور بھی زخمی ہوئے مگر اس لڑائی میں ایک قلعہ دشمنوں کا مسخر ہوا اور ارادہ تھا کہ 23 تاریخ کو اور قلعوں پر بھی سپاہ انگریزی حملہ کرے مگر بہ باعث بعضے اتفاقات کے ملتوی رہا اس میں دشمنوں نے بھی

کچھ گفتگو پیش کی ملکر یگر صاحب اور کپتان پٹین صاحب اُن کے لشکر میں گئے سردار دشمنوں کے اُن کے جانے سے بہت خوش ہوئے اور بعد بہت سے تامل اور سوچ کی شرطیں قبول کرلیں اور 24 تاریخ شام کے وقت یرغمال یعنی اول بھی دیے۔

مہم غوراج نے یونہی فیصلہ پایا کرنیل اولیور صاحب نے ایک بندوق بھی سرنہ کرنے پائے۔لفٹنٹ والیس صاحب کا اسباب درہ بولان میں حملہ کیا گیا اگرچہ اُس کے ساتھ پہرہ سوراان پونا اور اور سپاہیوں اور کاکڑوں کا کہتے ہیں کہ قزاق قومِ مری میں سے تھے پہلے تو انھوں نے ایک ہزار روپیہ طلب کیا بعد ازاں [ص 2 کالم 1] سو روپیہ تک مانگا اس شرط سے کہ ہم تمہارے اسباب سے نہیں چھیڑیں گے لیکن چونکہ انھوں نے نہ مانا تو وہ لوگ اونٹوں کو مع تمام اسباب کے ہنکالے گئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

مقامِ بارکپور میں 29 تاریخ ماہ حال کو ایک گینڈا اپنے تھان پر سے چھوٹ گیا اور ایک سپاہی کو رجمنٹ 200 پیادگان ہندوستانی کے ہلاک کیا اور دو چار گاڑیوں کا بھی پیچھا کیا تھا خصوص بیچ گاڑی برگیڈیر صاحب کا جس پر کہ ان کے لڑکے بالے سوار تھے مگر سب اس کے حملہ سے بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر سپاہی مذکور کا حال سن کر بہت افسوس کیا اور چاہتے ہیں کہ اس کے عیال واطفال کو تحقیق کر کے ان کے واسطے کچھ روزینہ مقرر کریں۔ ڈاکٹر ڈبلیو اوشانیسی صاحب جو کہ پروفیسر میڈیکل کالج یعنی مدرسہ طبابت کلکتہ کے ہیں انگلستان کو جائیں گے۔

مدراس میں چھٹی تاریخ ماہِ گزشتہ کو ایک عورت کو ایک عجائب طرح کا لڑکا پیدا ہوا یعنی اس کا منھ پیچھے کی طرف سر کے تھا اور چار آنکھیں تھیں دو سر کے پیچھے اور دو پیشانی پر اور سر پر دو قبہ مثل سینگوں کے نکلے ہوئے اور گردن بہت پتلی تھی مگر سارا جسم مانند آدمی کے تھا سو بعد پیدا ہونے کے بہت تھوڑی دیر زندہ رہا— بوشہر کی ایک چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان شاہِ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے صلح اور دوستی ہوگئی ہے ضلع غوریان کو شاہِ ممدوح نے چھوڑ دیا اور گورنمنٹ انگریزی بھی مقامِ کرک کو جس پر کہ اب تک جھگڑا ہوا تھا حوالہ شاہ کے کردے گی کہتے ہیں کہ شاہِ ایران نے بجائے خود اپنی غلطی دریافت کرلی کہ میں ناحق فریبوں میں سفیرانِ شاہ روس کے آگیا جو کہ ہمیشہ انھیں ایسی باتیں سمجھاتے رہتے تھے، جن سے کہ درمیان شاہِ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے نزاع رہے۔ بصرہ کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحبانِ ذیشان کا ارادہ یہ ہوا ہے کہ دریائے فرات پر بذریعہ کشتیوں دخانی کے آمد رفت جاری کریں مشہور ہے کہ جنرل ناٹ صاحب نے 18 تاریخ ماہِ گزشتہ کو اپنے تئیں اس سپاہ کے پاس پہنچایا جو کہ ایک ہفتہ پیشتر قندھار سے واسطے تنبیہ سرداروں وہراوت اور نہریں کے گئی تھی افواہ ہے کہ جنرل ناٹ صاحب افغانستان میں نہیں رہیں گے اور جنرل الفنسٹن بہ باعث بیماری کے نوکری چھوڑا چاہتے ہیں۔ خبر ہے کہ بجائے ان

کے جنرل سیل صاحب کام کریں گے۔

لے جس لیٹو کونسل میں ایک قانون اس مضمون کا جاری ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص چھ برس کی میعاد کے اندر جائداد پر کسی دیوالیے کی [ص 2 کالم 1] نالش نہیں کرے گا تو جائداد مذکورہ... (کذا)... (کذا) نالش پہلے سے کی تھی۔

چٹھیات سے مقام منصوری کی واضح ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ (کذا) مع اپنے ہمراہیوں کے کماؤں کو جانے کو ہیں۔ مسٹر لشنگ صاحب کمشنر کی چٹھی کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ زورآور سنگھ سردار سکھوں کا جو کہ ملک چین اور تا تار کی سرحدات پر حملہ کرتا جاتا ہے وہ صاحب موصوف سے بڑے تپاک سے خط و کتابت رکھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ میں تمہاری درخواستوں کو منظور کروں گا۔

اخبار سے واضح ہے کہ سر رچرڈ شیکسپیئر صاحب جو کہ روسیوں مقید کے تئیں رہائی دلوا کر خیوہ سے سینٹ پٹرز برگ دارالخلافہ روس میں لے گئے تھے اُن کو ملکہ محترمہ انگلستان کے ہاں سے درجہ نائٹ کا مرحمت ہوا۔ عدن کے خطوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارت اور آبادی وہاں کے لنگر گاہ کی روز افزوں ہے اکثر باشندے ملکہ کے بھی بہ باعث ظلم وہاں کے ناظم کے چلے آتے ہیں۔ اخبارِ موسومہ انگلش مین سے دریافت ہوتا ہے کہ بارہ چپلیں پادری اور بھی باہر بھیجنے جانے کو ہیں—راہوں میں افغانستان کے قوم کا کاگر مری اور بروہی جمع ہو کر مسافروں اور ڈاک والوں کو لوٹ لیتے ہیں اخبار بمبئی سے ظاہر ہے کہ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے اقرار کیا ہے کہ میں تمہارے سب عربوں کی تنخواہ انھیں دے دوں گا دو ضلع اس روپیہ کے وصول کرنے واسطے مجھے ملیں۔ بموجب حکم مصدورہ انگلستان کے رزیڈنسی سے (کذا) کی موقوف کی گئی بہ باعث طلب صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے کچھ سپاہ منی پور سے بھی طرف ملک برہما کے بھیجی گئی افواہ ہے کہ سَر ویلم مکناٹن صاحب بہادر نے چاہا تھا کہ سپاہ کو جو کہ اضلاع افغانستان میں متعین ہے آدھا بھتہ ملا کرے لیکن سپاہ نے بیچ قبول کرنے اِس امر کے بہت استادگی کی چنانچہ صاحب ممدوح نہ بھتہ ان کا پھر (کذا) جاری رکھا۔ سنا جاتا ہے کہ کپتان مکناٹن صاحب سپریٹنڈنٹ اجمیر کے بجائے کرنیل روبنسن صاحب کے پولیٹی کل ایجنٹ میواڑ کے مقرر ہوں گے اور کپتان ڈکس صاحب کپتان مکناٹن صاحب کی جگہ مقرر ہوں گے اور کپتان جیمس ایبٹ صاحب اسسٹنٹ کپتان ڈکس صاحب کے کمانڈر میرواڑا لوکل سپاہ کے ہوں گے۔ مسٹر ہوج سن صاحب نے جو اسکول یعنی مدرسہ انگریزی (کذا) دوارکا ناتھ ٹھاکر نے پندرہ سو روپیہ سے مدد کی اور آیندہ کے (کذا) بھی اقرار اعانت کا کیا ہے اور اُس کے بھائی نے بھی پانچ سو روپیہ دیا رجمنٹ 40، 6 تاریخ اکتوبر کو کوئٹہ سے طرف قندھار کے روانہ ہوئی (کذا) مذکور وہاں کے کوچ سے بہت خوش ہوئی کیونکہ بہ باعث بیماری کے ایک [ص 3 کالم 1] ایک افسر اور 31 سپاہی اُن کے کوئٹہ میں مر گئے مگر اثنائے راہ میں اُن کو بہ باعث فراز و نشیب (کذا) کے بہت تکلیف ہوئی توپوں کے پئے ٹوٹ گئے اور اکثر اونٹ گڈھوں میں گر پڑے۔

مسٹر ایچ ڈبلیو گائی صاحب نے 3 تاریخ ماہِ حال کو دفتر کمشنری آگرہ کا (کذا) بجائے مسٹر چلتن صاحب کے۔ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ غفور خان نام ایک سردار نے درۂ بولان کو لوٹنا شروع کیا ہے اکثر قافلوں پر حملہ کرتا رہتا ہے اور اسباب لوٹ لے جاتا ہے اور سردار بھی مطیع نہیں ہوئے ہیں۔

بھرت پور

20 تاریخ اکتوبر سنہ حال کو مسٹر مور لینڈ صاحب کلکٹر اکبرآباد اور بخشی بلیس صاحب نے وارد بھرت پور ہو کر چار باغ میں قیام کیا۔ کارگزاران سرکار بھرت پور نے سامان رسد اور حفظ و حراست میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا دوسرے دن صاحبانِ موصوفین واسطے ملاقات راجہ صاحب کے گئے۔ راجہ صاحب نے اُن کی بہت تعظیم و تکریم کی اور بعد ازاں بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 23 تاریخ ماہِ مذکور کو صاحب رجمنٹ مجسٹریٹ ضلع متھرا کے بھی وارد بھرت پور ہوئے اور صاحبانِ موصوفین کے پاس اترے۔ باون راؤ نامی ایک شخص کہ فنون سپاہ گری مثل قدر اندازی اور پٹہ بازی وغیرہ کے مہارتِ کمال رکھتا ہے اور اکثر گوالیار میں نوکر رہا ہے فائز ملازمت ہوا مہاراجہ نے بہت خوش ہو کر خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دوشالہ کے مرحمت کیا اور دو دو پارچہ اُس کے ہمراہیوں کو عنایت ہوا۔

24 تاریخ اکتوبر کو بہ تقریب روز مبارک دسہرہ کے کارپردازان ریاست نے ایوانِ پھول باری کو طرح طرح کے فرشوں سے آراستہ کیا اور شیشہ آلات سے در و دیوار کو رونق دی۔ علی الصباح مہاراجہ بہادر جواہر برج سے محل میں تشریف لے گئے اور بعد ادائے مراسم پرستش کے ایوانِ پھول باری میں رونق افروز ہوئے۔ ارکانِ سلطنت باریاب مجرا ہوئے نذریں حسبِ معمول گزریں سرداروں کو بموجب دستور کے خلعت ہوئے محتاجوں کو انعام دیا افسران سپاہ کے تئیں حکم ہوا کہ حسبِ معمول سوار اور پیادوں کے تئیں (کذا) آراستہ کر کے سہ پہر کے وقت مقام اکھنڈ پر حاضر کریں یہ حکم دے کر داخل محل ہوئے۔ تیسرے پہر بہت سے توزک اور عظیم شان سے ہاتھی پر سوار ہو کر مقامِ اکھنڈ میں رونق افروز ہوئے۔ اُس وقت قینون صاحب مسبوق الذکر بھی ہم رکاب تھے سپاہ نے حسبِ معمول سلامی اُتاری بعد ازاں تماشائے آتش بازی سے محظوظ ہوئے اور چار گھڑی رات گئے طرف قلعہ کے مراجعت کی۔

باغ سرکاری

بوٹیک باغ واقع کلکتہ میں جہاں انواع واقسام کے درخت لگائے جاتے [ص 3 کالم 2] ہیں بہت نیشکر پیدا ہوا ہے جس کا طول 16 فٹ اور 14 فٹ تک یعنی (کذا) پانچ گز انگریزی اور اِسی انداز پر موٹا (کذا) فروخت ہوئے اور بہت باقی ہیں۔

شہتوت کے درخت جس کے کیڑے سے ریشم پیدا ہوتا ہے اب نہایت تخمہ وہاں لگائے گئے ہیں اور بہترین قسم ریشم وہاں پیدا ہوگا۔

درخت سن شہر اپا کا اور منیلا کی بہت پود لگائی گئی ہے یہ سن نہایت تحفہ اور نرم ہوتا ہے اور بہت مستحکم واضح ہو کہ سرکار نے صرف واسطے بہبودیِ ہندوستان کے انواع واقسام کے درخت لگائے ہیں اور روز بروز پود ہر ایک ملک کے درختوں کی لگائی جاتی ہے سوسائٹی مقرر (کذا)۔

اخبار متفرقہ

واضح ہو کہ دریاہائے قہار میں جہاں پتھر بڑے بڑے پہاڑوں کے ہوتے ہیں وہاں اونچے پہاڑ پر عظیم الشان ایک جگہ بناتے ہیں کہ رات کو روشنی اُس پر رہتی ہے تاکہ جہاز والے روشنی دیکھ کر آگاہ ہو جاویں اور اُن کے جہاز ٹکر نہ کھاویں سو اُس جگہ کو لائٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ اکثر استعمال میں آنے والا ہے جہاں کہ جہاز وغیرہ کی اِس قسم کی خبر لکھی جاوے اِس لیے ایک دفعہ شرح اِس کی کردی گئی کہ اب جہاں یہ لفظ آوے تو حاجت اس کے بیان معنی کی نہیں ہو سامعین و ناظرین کو بہ مجرد زبان پر آنے اُس کے معنی خیال میں فوراً آ دیں گے اور صرف ایک لفظ (لائٹ ہاؤس) لکھنا کافی ہوگا اور ہر دفعہ میں چار سطریں بہ عبارت طول وطویل لکھنی نہیں پڑیں گی لکھنے والوں اور دیکھنے والوں اخبار کو بہت آسانی ہوگی اور اِسی طرح اکثر جتنے عقیل وآزمودہ کار مصنف ہیں اور اس میں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ لوگ ان الفاظوں سے آگہی پاتے ہیں لیکن بعض ناتجربہ کار نوآموز مصنف اخبار بہ سبب اپنی جہالت کے ایک گروہ کثیر عقلا پر ایسے امر معقول میں طعنہ کرتے ہیں سبحانہ ما اعظم شانہ کس کس طرح کی صنعتیں اور ترقیاں علوم وفنون میں بہ باعث کوشش ہمارے حاکمانِ زمان کے بہ عنایت فیضان صانع حقیقی کے ظاہر ہوتے ہیں کہ آج تک نہیں ظہور میں آئیں جزیرہ جمائیکا میں ایک (کذا) فٹ کا بلند ایک (لائٹ ہاؤس) لوہے کا بنا ہے کہ سب لوگ تعجب کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں بنا۔

ہالینڈ میں مسٹر ریگاڈ صاحب باشندۂ برسل نے ایک لوہے کا مکان بنایا ہے دیواریں اُس کی بیچ میں سے خالی ہیں اُس میں نلیاں بنادی گئی ہیں واسطے نکلنے گرم ہوا کے اور مکان سہ منزلہ ہے سترہ کمرے اچھے خاصے رہنے کے ہیں اس مکان کی برآورد تیاری سے ظاہر ہے کہ (کذا) (کذا) 21 روپے میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے اگر جسقی اتنی وسعت [ص 4 کالم 1] ارتفاع کا بنایا جاوے تو 11570 میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے (کذا) مکان کا جو تولا گیا تو 22330 من کا ہے۔ فائدہ اس مکان کا استحکام اور آرام یہ کہ بہ سہولت ایک جا سے دوسری جا جا سکتا ہے سو پچاس کو چالیس پچاس میل اسے لے جا سکتے ہیں۔

اسپین کے ملک میں بیچ پہاڑوں کے طرف مشرق کے ایک گڑھا عمیق نکلا ہے کھانوں میں معلوم ہوا کہ بہت مدت ہوئی کہ رومیوں نے وہ کھان کھودی تھی اور مدت تک کام میں لائے سو تین آدمی اب اُس میں اترے اور چار طرف اُس میں رستہ پایا پختہ پتھر کا بعد غور کے پایا کہ وہ چاندی اور سونے کی کھان ہے اور اس قدر ہے اُس میں کہ

کبھی وہاں کی دولت تمام نہ ہووے۔ بحکم وہاں کے حاکم کے نکالنا شروع کیا گیا۔

دریائے ٹمس کے نیچے جو لندن میں مدت سے پل بن رہا تھا سو تمام ہوا یہ پُل بڑی کوشش سے تیار ہوا ہے جو یہاں کے لوگوں سے ناممکن ہے یہ طفیل ہے ترقی علوم وفنون کا اور ایک ادنیٰ نتیجہ ہے، سویز کے بادشاہ نے حکم جاری کیا ہے کہ خرید وفروخت غلاموں کی موقوف ہو جاوے اور جو کوئی ایسا کام اب کرے گا تو سزا پاوے گا۔

طرف جنگلوں شمالی کان کان کے جو بمبئی کے پاس واقع ہے دو قومیں معلوم ہوئیں۔ ایک کا نام وارالیس ایک کا نام ٹوڈیس۔ ڈاکٹر ولسن صاحب جو وہاں وارد ہوئے اُنھوں نے دریافت کیا کہ دونوں گروہ مذہب خودسر رکھتے ہیں۔ ماہ ستمبر 1834 میں بیچ ایک گاؤں قوم ہنود کے دو تین آدمی وارالیس میں سے باسن بیچنے آئے بال سیاہ بدن کو تیل ملا ہوا گفتگو مرہٹی اُن سے پوچھا ڈاکٹر صاحب ممدوح نے کہ تم ہنود ہو اور اور سوال کیے جواب دیا کہ ہم ہندو سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے پادری ہمارا علیحدہ ہے اور بستیاں چندروزہ یعنی چندروز ایک جگہ بستے ہیں پھر کہیں اور جا بستے ہیں۔ 1839 میں صاحب ممدوح طرف مشرق کے دارمان میں گئے جو سورت بمبئی کے بیچ میں واقع ہے پھر گروہ مذکور یعنی وارالیس میں جا ملے پھر اُس نے اکثر سوال کیے تو یہ جواب پائے کہ ہم نام اپنی بیویوں کا کبھی نہیں لیتے دوسرے شخص بتلا دیتے تھے۔ بی بی صاحب ہاتھ آتی ہے جب 9 روپے آٹھ آنے قیمت دیتے ہیں یہی رسم ہے نہ دس دیں نہ پانچ روپیہ ایک بی بی سے زیادہ نہیں کرتے ایک ہی کو مشکل سے کھانا کھلاتے ہیں جب جورو نافرمانی کرتی ہے تو مارتے پیٹتے ہیں بقدر قصور کے اپنے لڑکوں کو کبھی نہیں مارتے پڑھنا لکھنا نہیں سکھلاتے لکڑی کاٹنا پانی لانا سکھلاتے ہیں پرستش کرتے ہیں واکیا کی یعنی حاکم شیروں کی اور پوجا بے میں دیتے ہیں اُسے مرغی کا بچہ اور بکریاں اور ناریل توڑتے ہیں اُس کے سر پر اور بدن پر تیل ڈالتے ہیں اور خفا ہوتے ہیں اُس سے تو دھمکاتے ہیں۔ [ص 4 کالم 2] بعضے وقت جب کہ ہماری حاجت روا نہیں کرتا (کذا) اور شراب کا اِس گروہ کو بہت شوق ہے۔ کاٹوڈیس بھی ویسے ہی ہیں اور کھانا بھی خراب کھاتے ہیں۔ بندر وغیرہ جو جانور ہو کھا جاتے ہیں اُن کی رسومات شادی کی بہت سادہ ہیں ایک چونکا سر پیچ دولہا دلہن کے سر پر رکھ کے شادی کر لیتے ہیں قیمت بی بی کی دو روپیہ اور اپنے تئیں جادوگر سمجھتے ہیں یہ درخت کو خوب رنگ کے پوجتے ہیں۔

COPYRIGHT

روس

ولایت کے اخبارِ حال کی رو سے ظاہر ہے کہ اب سلطنت روس کی زمین ولایت بیالیس لاکھ پچاس ہزار میل کی مربع میں ہے واضح ہو کہ ہمارے پون کوس کا ایک میل ہوتا ہے۔ سو بیس لاکھ میل زمین تو یورپ میں ہے اور باقی ایشیا میں یہ نواں حصہ ہے تمام زمین دنیا کا۔ وہاں چھ کروڑ تیس لاکھ آدمی ہیں جن میں پانچ کروڑ دو لاکھ یورپ میں باقی ایشیا میں اور یہ آبادی دوگنی ہے نسبت جزیرہ ہائے انگلستان کے لیکن پہلا (کذا) آبادی کا او پر اس قدر مسطح زمین کے

ہے جو ساٹھ دفعہ زیادہ ہے جزیرہ ہائے مذکور سے پھر دولت اِس ولایت کی کیا ہے آمدنی شاہِ روس کو ایک کڑور ستر لاکھ پچاس ہزار روپیہ سال یعنی تیسرا حصہ آمدنِ انگلستان کا۔ تمام آبادی روس میں سے چار کروڑ چالیس لاکھ غلام ہیں جو کہ زمین کے ساتھ بیچ ہوتے ہیں فوج پانچ لاکھ لیکن حال تمام نمود ہے طاقت اتنی نہیں جتنی نمود ہے۔

نہر

واضح ہوتا ہے کہ آنریبل کورٹ آف ڈائیریکٹرس نے ارادہ کیا ہے کہ دریائے گنگ میں سے نہر کھدوائی جاوے جس کا کہ مدت سے تذکرہ تھا اور واسطے شروع کرنے اس کام کے حکم دیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ نہر بہ اہتمام کپتان کاٹلی صاحب کے جلد تیار ہوگی جو کہ موجد اس کے ہیں اور جنھوں نے کہ کہا تھا کہ یہ بخوبی بن سکتی ہے اور اس سے بہت مفاد حاصل ہوگا کہتے ہیں کہ یہ نہر میانِ دوآب سے الہ آباد تک جاوے گی۔ کپتان موصوف بہت دانا اور مدبر ہیں اور یقین ہے کہ وہ صرف اپنی تنہا کوشش اور تدبر سے بوجہ احسن اُسے انجام دیں گے۔

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جو گھوڑیاں کپتان لارنس صاحب کی ماہِ اپریل گزشتہ میں متھرا میں سے چوری گئی تھیں وہ دست یاب ہوئیں کہتے ہیں کہ یہ سراغ بہ باعث مہربانی کرنیل صدرلین صاحب کے حاصل ہوا ہے۔ سنا گیا کہ آج کے روز قریب سوا مہینے بعد ڈاک کابل کی یہاں پہنچی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT